STD : X URDU

دل سے دل ملائیں

പ്രിയരെ, 15.06.20 ന് വിക്ടേഴ്സ് ചാനലിൽ വന്ന പത്താം ക്ലാസ്സിലെ ഉർദു പുസ്തകത്തിലെ ആദ്യ പാഠഭാഗത്തിന്റെ വർക്ക്ഷീറ്റ് ഇവിടെ നൽകുന്നു. കുട്ടികൾ പ്രവർത്തനം നോട്ട് പുസ്തകത്തിൽ എഴുതുക.
ക്ലാസ്സ് വീണ്ടും കാണാൻ click Here അമർത്തുക.

Online Class Supporting Materials

بچّو یہ آن لائن کلاس دیکھیے اور ورک شیٹ(work sheet)پورا کیجیے۔

Click Here

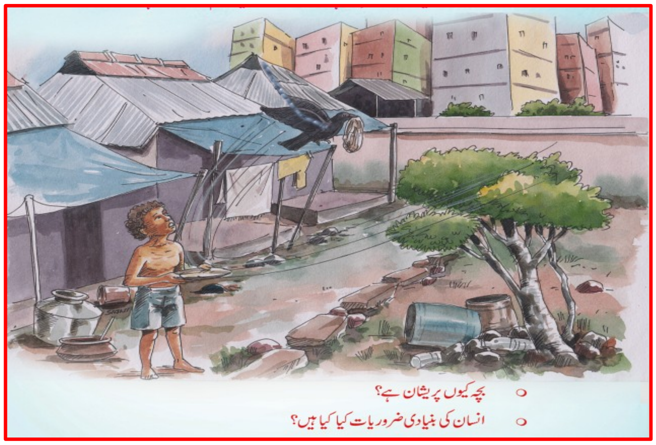

یہ تصویر دیکھیے۔ یہ ایک شہر کی تصویر ہے۔
شہر میں بہت لوگ رہتے ہیں۔

آپ اپنی کتاب(note book)میں لکھیے۔

بچّو، تصویر میں کون ہے؟ ....

تصویر میں کیا کیا ہیں؟ ....

تصویر غور سے دیکھیے اور سوالوں کے جواب لکھیے۔

بچّہ کیوں پریشان ہے؟ ....

کھانا نہیں ملے تو ہماری حالت کیا ہو گی؟ ....

انسان کی بنیادی ضروریات کیا کیا ہیں؟ لکھیے۔

....

موڈیول پڑھ کر سوالوں کے جواب لکھیے۔

ستاتی ہے مفلسی

بیٹے! تم یہیں اس دوکان کے پاس رہو، میں اپنا کام پورا کر کے ابھی آئی۔
لکشمی اپنے بیٹے ساجن کو دکان پر چھوڑ کر بازار کی صفائی میں مصروف ہو گئی۔
شہر میں بڑی چہل پہل تھی۔ چاروں طرف شور و غل مچا ہوا تھا۔
ایک طرف بڑے بڑے ہوٹلوں میں آتے جاتے امیر لوگ،
دوسری طرف جھوٹے کھانے کے لیے ترسنے والے بھکاری لوگ۔
بازار کے شمالی حصّے میں ایک پرانی ٹوٹی پھوٹی عمارت
دکھائی دے رہی تھی۔
اس کے قریب کوڑے کرکٹ کا ڈھیر لگا ہوا تھا،
وہاں ایک ننّھا منّا بچہ بھوک سے بلک کر اپنی ماں سے
رو رو کر کھانا مانگ رہا تھا۔
یہ منظر دیکھ کر ساجن کا دل دہل گیا۔
اتنے میں ایک بھکاری گیت گاتے ہوئے وہاں پہنچا۔

6

- لکشمی کے بیٹے کا نام کیا ہے؟
- لکشمی اپنے بیٹے ساجن کو دکان چھوڑ کر کہاں گئی؟
- ساجن نے بازار میں کیا کیا دیکھے؟

جیسے: شہر میں بڑی چہل پہل تھی۔

نظم غور سے پڑھیے۔ ترنّم سے گا کر ٹیچر کو بھیجیے۔

جب آدمی کے حال پہ آتی ہے مفلسی
کس کس طرح سے اُس کو ستاتی ہے مفلسی
پیاسا تمام روز بٹھاتی ہے مفلسی
بھوکا تمام رات سُلاتی ہے مفلسی
یہ دُکھ وہ جانے، جس پہ کہ آتی ہے مفلسی

مفلس کی کچھ نظر نہیں رہتی ہے آن پر
دیتا ہے اپنی جاں وہ ایک ایک نان پر
ہر آن ٹوٹ پڑتا ہے روٹی کے خوان پر
جس طرح کتّے لڑتے ہیں ایک استخواں پر
ویسا ہی مفلسوں کو لڑاتی ہے مفلسی

مفلس کا درد، دل میں کوئی ٹھانتا نہیں
مفلس کی بات کو بھی کوئی مانتا نہیں
ذات اور حَسب نَسب کو کوئی جانتا نہیں
صورت بھی اس کی پھر کوئی پہچانتا نہیں
یاں تک نظر سے اس کو گراتی ہے مفلسی

دنیا میں لے کے شاہ سے اے یار تا فقیر
خالق نہ مفلسی میں کسی کو کرے اسیر
اشراف کو بناتی ہے اک آن میں فقیر
کیا کیا میں مفلسی کی خرابی کہوں نظیر
وہ جانے جس کے دل کو جلاتی ہے مفلسی